مدیر کے نام

حافظ محمد لقمان ' راجن پور

'پاکستان کی معاشی ترقی اور خوش حالی' (جون ۲۰۰۶ء) پاکستان کی معاشی بدحالی پر بے لاگ تبصرہ ہے۔ 'تحریک اور رکنیت' سے تحریک اسلامی کی فکر' اس کے تصورات' اہداف اور رکنیت کے اہم تقاضوں کی اچھی تذکیر ہوئی اور بجا توجہ دلائی گئی کہ اس راہ میں اصل قوت داعیانہ اضطراب اور بے چینی ہے۔ 'مجلس عمل کی پارلیمانی جدوجہد کے چار سال' میں پارلیمانی جدوجہد کا اچھے انداز سے احاطہ کیا گیا ہے۔

شفیق الرحمٰن انجم ' قصور

'امریکا: اسرائیل نواز لابی کی گرفت میں' (جون ۲۰۰۶ء) اپنی نوعیت کی منفرد رپورٹ اور اہم ترین موضوع ہے جس پر اطہر وقار عظیم نے قلم اٹھایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب امریکا میں بھی یہ تشویش بڑھتی جارہی ہے کہ اسرائیل نے امریکا کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔ صہیونیت کے مذموم عزائم اب ڈھکے چھپے نہیں رہے اور ان کے خلاف آواز توانا ہو رہی ہے۔

اظہر کمال بلوچ ' اسلام آباد

'تہذیبوں کا تصادم، حقیقت یا واہمہ؟' (مئی ۲۰۰۶ء) میں آپ نے جو منظرنامہ پیش فرمایا' واقعتاً وہ ہمارا آنے والا کل ہے۔ اس کے لیے بھرپور تیاری کی ضرورت ہے۔ سیاسی میدان کی جزوی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اجتماعی و انفرادی سطح پر زندگیوں میں 'اللہ کا رنگ' بھرنے کی ازحد ضرورت ہے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا' انفارمیشن ٹکنالوجی اور علم کا ہر جدید میدان خصوصی توجہ کا متقاضی ہے۔

شمس العارفین ' سیالکوٹ

'تہذیبوں کا تصادم، حقیقت یا واہمہ؟' پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مارچ کے اشارات 'شیطانی کارٹون: تہذیبی کروسیڈ کا زہریلا ہتھیار' کو سامنے رکھیں تو اس مضمون کی افادیت دوچند ہو جاتی ہے۔ بحیثیت مجموعی تجزیے سے اختلاف مشکل ہے' تاہم اتنا عرض کرنے کی جسارت کروں گا کہ یہ بعد از وقت مشورہ ہے۔ اس لیے کہ یہ جنگ مغربی و امریکی ساہوکاروں نے تہذیبوں کی جنگ بنادی ہے اور اُمت اب اس جنگ میں ایک فریق کی حیثیت رکھتی ہے۔ جنگ کا آخری معرکہ 'مغرب اور اسلام' کے درمیان ناگزیر ہے۔ ہمیں اس وقت کے لیے اپنی قوتوں کو مجتمع کرنا ہے۔